لبنانی امریکیوں کے گروہوں کو یکجا کر کے کارڈینل او کونر اپنے اُس وعدے کو پورا کر رہے ہیں جو آغاز جنوری ۱۹۹۲ء میں اُنھوں نے لبنان کے دورے میں کیا تھا۔ انہوں نے لبنان کے اعلیٰ عہدہ داروں کو بتایا تھا کہ وہ لبنان کے لیے لبنانی امریکیوں سے مزید تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

اجلاس کے بعد نیویارک میں لبنانی قونصل جنرل انتونیو شدید نے اس تاریخی موقع پر کارڈینل او کونر کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں انہوں نے اپنی تقریر میں کارڈینل سے کہا کہ "آپ نے وعدہ کیا اور اسے حسب معمول پورا کیا ہے۔"

قونصل جنرل نے مزید بتایا کہ صدر الیاس ہراوی نے کارڈینل او کونر کو ہدیۂ تبریک پیش کیا ہے اور اِس منصوبے میں اُن کی کامیابی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا ہے۔ قونصل جنرل نے مزید کہا کہ کارڈینل کی رہائش گاہ پر بُلائے گئے اس اجلاس میں پہلی بار لبنانی امریکیوں کی اس قدر وسیع نمائندگی تھی۔ لبنانی قونصل خانے کی دعوت میں اقوام متحدہ میں ویٹیکن کے نمائندے کی موجودگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُنھوں نے مزید کہا کہ وہ اُس شخص یعنی پوپ جان پال دوم کے نمائندے ہیں جنھوں نے لبنان کی طرف سے دُنیا کے کسی بھی دوسرے شخص کی نسبت زیادہ مواقع پر گفتگو کی ہے۔ واضح رہے کہ آرک بشپ رینیٹو مارٹینو ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۰ء کے درمیانی عرصے میں لبنان میں مامور تھے۔ (رپورٹ: دی کیتھولک نیوز بحوالہ ماہنامہ "فوکس" - لیسٹر)

"سرد جنگ کی جگہ اسلام اور مغرب کے درمیان کوئی نئی محاذ آرائی شروع نہیں کی جارہی۔"

[سوویت یونین اور اس سے وابستہ بلاک کے خاتمے سے دنیا کی سیاسی صورتِ حال بہت تیزی سے تبدیل ہوئی ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کی حیثیت سے اپنی بالادستی منوانے کے لیے کوشاں ہے اور مغرب کے ترقی یافتہ اور باوسائل ممالک نے، جو دنیا کے "پانچ بڑوں" میں بھی شامل ہیں، امریکہ کے منصوبوں کی تائید کی ہے۔ آج جب سوویت یونین دنیا کے نقشے سے سابقہ صورت میں غائب ہو گیا ہے، مغرب اور امریکہ کے بعض اہل قلم نے اپنی توجہ کا مرکز عالم اسلام کو بنا لیا ہے۔ انھیں عالم اسلام کی ابھرتی ہوئی اسلامی تحریکوں سے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے۔ امریکہ کے پریس میں ایسے مضامین کثرت سے شائع ہو رہے ہیں جن میں مستقبل کی دنیا کو جو خطرات درپیش ہیں، ان میں "اسلامی بنیاد پرستی" کو شامل کیا گیا ہے۔ تاہم ایک کمزور سی آواز بھی کبھی کبھی سنائی دے

جاتی ہے کہ اسلام مغرب کے لیے کوئی خطرہ نہیں۔ نیز عالمِ اسلام کو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی سیاسی و معاشی اور فوجی طاقت سے خائف ہونے کی ضرورت نہیں۔

امریکی شعبۂ اطلاعات اسلام آباد کا خبر نامہ "خبر و نظر" ان بیانات اور خبروں کو نمایاں کرتا ہے جن میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور مسلمانوں کے درمیان مشترک اقدار کا ذکر ہوتا ہے۔ ذیل میں "خبر و نظر" سے امریکی نائب وزیر خارجہ جیری جیان کی تقریر کے اقتباسات دیے جاتے ہیں۔ مدیر]

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ ایڈورڈ جیری جیان نے واشنگٹن میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "سرد جنگ کی جگہ اسلام اور مغرب کے درمیان کوئی نیا مقابلہ نہیں لے گا۔ وہ "بدلتی ہوئی دنیا میں امریکہ اور مشرقِ وسطیٰ" کے موضوع پر خطاب کر رہے تھے۔ ان کے الفاظ میں "دوسرے ملکوں کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نوعیت کے تعین میں مذہب۔ مثبت یا منفی۔ کردار ادا نہیں کرتا۔ ہمارا جھگڑا انتہا پسندی اور تشدد، عدم برداشت، دھمکی، دباؤ اور دہشت گردی کے ساتھ ہے جو اکثر اوقات ان سب کے ہم رکاب ہوتی ہے۔"

جیری جیان نے کہا کہ "اسلامی نظریات پر نئے سرے سے عالمگیر زور کے بارے میں بہت زیادہ غیر یقینی پائی جاتی ہے۔ تاہم۔ مذہب نہیں۔ مشترکہ بنیادی اقدار بین الاقوامی تعلقات کے معیار کا تعین کرتی ہیں۔"

نائب وزیر خارجہ نے مشرقِ وسطیٰ کے حوالے سے بتایا کہ "خطے کی سیاست تبدیلی، کھلے پن اور اقتصادی و معاشی ناہمواریوں پر زیادہ مرکوز ہوتی جارہی ہے۔ جو مشرقِ وسطیٰ میں سیاسی شرکت کو توسیع دینا چاہتے ہیں، ہم ان کی اسی طرح مدد کریں گے جس طرح دنیا کے دوسرے حصوں میں کرتے ہیں۔"

انھوں نے مزید کہا کہ "ہم بلالحاظ مذہب ان سب کے خلاف ہیں جو دہشت گردی پر عمل کرتے ہیں، اقلیتوں پر ظلم کرتے ہیں، تشدّد کا پرچار کرتے ہیں یا انسانی حقوق کے معاملے میں بین الاقوامی طور پر مسلّمہ معیارات کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔"

"ہم ان سے اختلاف کرتے ہیں جو حقوق کی ضرورت سے بے نیاز ہیں، سیاسی کثرتِ وجود کو تسلیم نہیں کرتے، باقی دنیا کے ساتھ مل کر تعلقِ خاطر کو مذہبی اور سیاسی محاذ آرائی میں بدل دیتے ہیں، جو تنازعات کے پرامن تصفیے کے لیے ہمارے عزم میں شریک نہیں اور اپنے مقاصد ظلم یا تشدّد کے ذریعے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔"

جناب جیری جیان نے مزید کہا کہ "سرد جنگ کی جگہ اسلام اور مغرب کے درمیان کوئی نئی محاذ آرائی شروع نہیں کی جارہی۔ یہ واضح ہے کہ صلیبی جنگیں ایک مدت ہوئی ختم ہو چکی ہیں۔ بلاشبہ مسیحی تحریک ایک عارضی رجحان ہے۔ امریکی عوام اسلام کو دنیا کا ایک بڑا دین مانتے ہیں۔ اس کے پیروکار

دنیا کے ہر برآعظم میں موجود ہیں۔" (ماہنامہ خبر و نظر، اسلام آباد- جولائی ۱۹۹۲ء)

متفرق

آسٹریلیا میں عدالت نے خواتین کے پادری بننے کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

ویسٹرن آسٹریلیا سپریم کورٹ نے چرچ کی طرف سے خواتین کے پادری بننے کے خلاف دائر کی گئی حکم امتناعی کی درخواست مسترد کر دی ہے۔ چرچ کے مطابق خواتین کا بطور پادری فرائض انجام دینا چرچ کے آئین کے خلاف ہے۔ بہرحال سپریم کورٹ کے فیصلے کے فوراً بعد سینٹ جانز چرچ پرتھ میں دس خواتین کی رسم کہانت ادا کر دی گئی۔ یہ آسٹریلیا کی پہلی خواتین پادری ہیں۔ خواتین کے پادری بننے کی مخالفت کرنے والے گروپ نے اس مسئلے کو سنڈ (Synod) میں اٹھانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔